

ملازمت پیشہ خواتین کو رفقہاء خواتین سے درپیش تحدیات: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تدارک

Challenges Faced by Working Women from Female Colleagues: Prevention in the Light of Islamic Teachings

Ayesha Rehman

PhD Scholar, Institute of Arabic and Islamic Studies

Govt. College Women University, Sialkot

Dr. Amir Hayat

Assistant Professor, Institute of Arabic and Islamic Studies

Govt. College Women University, Sialkot

Email: amirhayat5817@gmail.com

ABSTRACT

In formal job market women represent 22 percent of labor force in Pakistan. The data of women participation in informal job sector is not available. Women face many economic and socio-cultural challenges in the workplace. Discrimination in job opportunities, wages, harassment and cultural barriers are often highlighted in the research. However, women face many challenges in the workplace from their colleagues. From job opening to selection, and whether being subordinate or being an executive, there are many challenges which women face from fellow women on the workplace. These problems are rarely highlighted in the research studies. Present research study aims at pointing out the nature of challenges faced by working women from fellow colleagues and providing solution to these challenges in the light of Islamic teachings. The study carried out in Sialkot, where panel discussion was arranged in a women college representing women from all job positions. The thematic analysis of data was carried out to draw results. The main challenges identified were then analysed in the light of Islamic teachings to propose a viable solution. The research concludes that challenges faced by women from women arise due to divergence from Islamic teachings. All institutions of the society need to revert back to Islamic guidance to make working environment peaceful.

Keywords: Working Women, Challenges, Female Colleagues, Islamic teachings

موضوع کا تعارف:

عورت معاشرے کا اہم رکن ہے اور اسے ماں، بیٹی، بہن، بہو اور بیوی کے روپ میں اہم کردار ادا کرنا پڑتا ہے اسلام نے عورتوں کا اصل مقام ان کا گھر ٹھہرایا مگر اس پر پابندی عائد نہیں کی کہ وہ ضرورت کے تحت بھی باہر نہیں جاسکتی بلکہ ضرورت کے تحت وہ گھر سے باہر جاسکتی ہے۔ آج کے دور میں بہت سی خواتین اپنی گھریلو ضروریات پوری کرنے

کے لیے معاشی میدان میں مصروف عمل ہیں۔ جہاں تک عورت کا معاشی میدان میں نکلنے کا تعلق ہے تو یہ حقیقت مانی پڑے گی کہ بہت کم تعداد ان خواتین کی ہے جو شوق سے مزدوری کرتی ہیں بلکہ بہت سی مجبوریاں، لاچاریاں اور پریشانیاں ہوتی ہیں جو عورت کو محنت مزدوری اختیار کرنے پر آمادہ کرتی ہیں۔ کئی وجوہات ہیں جو عورت کو گھر سے باہر معاشی میدان میں بھی حصہ لینے پر مجبور کرتی ہیں مثلاً موجودہ دور میں مہنگائی کی وجہ سے عورت کام کرنے پر مجبور ہے۔ ایک مرد دس افراد پر مشتمل کنبہ کو پالتا ہے اس صورت حال میں آسائشات تو درکنار بنیادی ضروریات زندگی کی دستیابی بھی مشکل سے ہوتی ہے۔ چنانچہ اکثر گھروں میں عورتیں پڑھی لکھی ہوں یا کوئی ہنر جانتی ہوں تو وہ خاندان کی معاشی ضروریات کی بہتر تکمیل کے لیے ان کا ہاتھ بٹاتی ہیں تاکہ پورا خاندان خوشحال اور اچھی زندگی گزار سکیں۔¹ پاکستان کی آبادی کا 52 فیصد سے زائد حصہ عورتوں پر مشتمل ہے۔ مردوں کی نسبت عورتوں کی تعداد زیادہ ہونے سے جہاں دوسرے مسائل نے جنم لیا۔ وہاں ایک عورت کی معاشی کفالت نے بھی لہذا ملک کی ترقی میں مردوں کے ساتھ عورتوں کی شمولیت بھی ضروری قرار پائی لہذا عورت مردوں کا ہاتھ بٹانے کے لئے ملازمت اختیار کرتی ہے۔۔ کسی بھی ملک یا ریاست کی معاشی ترقی میں خواتین کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔ افرادی قوت میں پاکستانی خواتین کی شمولیت 23 فیصد ہے اور اس لحاظ سے پاکستان دنیا کے 181 ممالک میں 167 ویں نمبر پر آتا ہے۔ اس طرح سے مردوں کو ملازمت کے شعبوں میں نمایاں برتری حاصل ہے۔ اصناف کے درمیان فرق کو ہی کم کر دیا جائے تو ملکی پیداوار میں نمایاں اضافہ ہو سکتا ہے۔ اسی طرح خواتین کو بااختیار بنادیا جائے تو پاکستان میں ایک بڑی تبدیلی لائی جاسکتی ہے۔ ان تمام مسائل کے باوجود پاکستان میں خواتین اپنی جہد مسلسل پر گامزن ہیں۔

آج پاکستانی عورت فیکٹریوں، دفاتروں، ہسپتالوں اور ہر قسم کے نجی اداروں حتیٰ کہ دکانوں، پٹرول پمپوں اور سڑکوں پر پولیس وردی میں نظر آتی ہے۔ جتنی زیادہ عورت مصروف عمل ہے اسی قدر عورت کو اذیت دی جاتی ہے مثلاً لڑکیوں کو چھیڑنا اور تنگ کرنا، دفاتر میں انتظامی امور و خدمات سرانجام دینے والی خواتین کی تعداد اگرچہ تھوڑی ہے مگر ان کے مسائل کی نوعیت کئی طرح کی ہے۔ عورت اپنی اعلیٰ صلاحیتوں کے باوجود اپنے ساتھی مرد ملازمین چہرے اسی سے لے کر اعلیٰ افسران تک مقام و مرتبہ نہیں حاصل کر سکتی جو اس کے اپنے ساتھی مرد حضرات کو حاصل ہوتا ہے۔ عورتوں کو کمزور سمجھنا، کمتر گردانا، جنسی طور پر ہراساں کرنا، دیگر اور کئی مسائل درپیش ہوتے ہیں۔ سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ عورت مرد کے برابر کام کرتی ہے مگر تنخواہ کم دی جاتی ہے ملازمت پیشہ خواتین میں شادی شدہ عورت کا اہم مسئلہ شوہر سے ذہنی ہم آہنگی پیدا کرنا اور بچوں کی تربیت کے حوالے سے درپیش ہے۔ ہمارے معاشرے میں ملازمت اختیار کرنے پر شوہر اور دیگر افراد جو عورت سے تعلق ورشتہ داری رکھتے ہیں عدم تعاون کا مظاہرہ کرتے

ہیں۔ عورت جب باہر کی ذمہ داری انجام دیتی ہے تو اسے خاندانی ذمہ داریوں کی عدم ادائیگی کی صورت میں کئی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

خواتین کے درج بالا مسائل پر بہت سی تحقیقات موجود ہیں لیکن خواتین کو خواتین سے درپیش تحدیات کے موضوع پر کم ہی قلم اٹھایا گیا ہے۔ خواتین اپنے حقوق کے لیے آواز بلند کرتی نظر آتی ہیں لیکن خواتین کو خود خواتین سے جن مسائل کا سامنا ہے ان پر کوئی تحریک چلتی نظر نہیں آتی۔ خواتین کے بہت سے مسائل ہیں جن کا تعلق مردوں کے ساتھ نہیں بلکہ عورتوں کے ساتھ ہے۔ ان کی نشاندہی اور تدارک میں بھی عورت کا کلیدی کردار ہونا چاہیے۔ خواتین کے سماجی و معاشی مسائل کو حل کرنا تمام معاشرے کی ذمہ داری ہے لیکن خواتین کو خواتین سے درپیش مسائل کے حل کے لیے بھی عورت کا اہم کردار ہے۔ درج ذیل تحقیق میں اسی کی کوپورا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس تحقیق کا مقصد خواتین کو اپنی ملازمت کے دوران ساتھی خواتین سے درپیش مسائل کے اسباب و عوامل کی نشان دہی اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کا تدارک ہے۔ خواتین کو ملازمت کے حصول، ترقی، بحیثیت ماتحت اور بحیثیت سربراہ کے بہت سے مسائل درپیش ہوتے ہیں۔ ان ہی مسائل کا احاطہ کرنے کے لیے گورنمنٹ علامہ اقبال کالج برائے خواتین میں ایک پینل ڈسکشن کا اہتمام کیا گیا جس میں ملازمت پیشہ خواتین کے مسائل کے حوالے سے مختلف سوالات کے گئے اور شرکاء خواتین کے جوابات نوٹ کیے گئے۔ اس کے علاوہ سربراہ ادارہ خواتین اور ماتحت خواتین کے انفرادی انٹرویوز بھی کیے گئے تاکہ ان کو رفقہ خواتین سے درپیش مسائل اجاگر کیے جاسکیں۔

موصول شدہ علمی و تحقیقی مواد کی روشنی میں خواتین کو خواتین سے درپیش مسائل کو درج ذیل عنوانات کے تحت پیش کیا جاتا ہے۔

1- حصول ملازمت میں خواتین کو دیگر خواتین سے درپیش تحدیات

خواتین میں اکثر غیر شعوری تعصبات ہوتے ہیں جو ملازمت کے حصول اور کام کے دوران کارکردگی کو متاثر کرتے ہیں۔ شرکاء خواتین کی اکثریت اس بات پر یقین رکھتی تھی کہ اگر ملازمین کی تقرری کے اختیارات کسی خاتون کے پاس ہوں تو وہ خواتین امیدواروں سے امتیازی سلوک کرتی ہیں۔ اپنے مخصوص تعصبات کی بدولت وہ خواتین کے تقرر کی نسبت مردوں کو فوقیت دیتی ہیں۔ یعنی صنفی کرداروں کے بارے میں ان کے پیشگی خیالات ان کی تقرری کے فیصلوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔⁽²⁾ ان تعصبات کے نتیجے میں خواتین ایک دوسرے کے ساتھ مسابقت کا جذبہ پیدا کر لیتی ہیں۔ خواتین میں مقابلہ و مسابقت کے جذبات مردوں کی نسبت زیادہ ہوتے ہیں اور کئی مواقع پر یہ جذبات شدت اختیار کرتے ہوئے جائے ملازمت پہ ایک دوسرے کے خلاف نفرت و حسد کا ماحول پیدا کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ نفرت و حسد

اور اس طرح کے کئی دیگر منفی عادات ملازمت کی جگہ کے ماحول اور ملازمین کے لیے خرابی کا باعث بنتی ہے۔⁽³⁾ خواتین کو ملازمت کے دوران ایک اور اہم چیلنج اس وقت پیش آتا ہے جب اس کے مقابل اس کی کوئی اپنی قریبی خاتون ہوتی ہے۔ ایسے موقعوں پر اگر ایک کو جاب مل جائے دوسری اپنی کسی کمی کی وجہ سے منتخب نہ ہو سکے تو وہ ہمیشہ اپنی ناکامی کا ذمہ دار منتخب ہونے والی خاتون کو سمجھتے ہوئے اس کے لیے دل میں بغض رکھے رہیں گی۔⁽⁴⁾

ملازمت پیشہ خواتین جو ملازمت کے حصول کے لیے کسی دوسری عورت پہ منحصر ہو تو ان کو عموماً ایسی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو عام طور پہ مردوں پہ منحصر ہونے سے نہیں ہوتا۔ اس کے پیچھے بہت سی وجوہات میں سے کچھ خواتین کی طبعی منفی عادات کا بہت عمل دخل ہوتا ہے۔ اکثر خواتین اپنی ہم جنس خواتین کو برابری کی سطح پہ لانا نہیں چاہتیں یا اپنے سے آگے جاتا دیکھنا گوارا نہیں کرتیں۔ یعنی غیر شعوری تعصبات، جو کہ مستقل رہتے ہیں جو ملازمت کے فیصلوں پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو کوئی ناکوئی خوبی عطا کی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس خدا صلاحیت کو تلاش کر کے اس کو مزید نکھارا جائے۔ المیہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں اکثر ملازمت کی جگہ پہ قیادت کے عہدوں پر فائز خواتین کی طرف سے مقرر کردہ کچھ اصولوں یا توقعات کے مطابق ہونے کی توقع کرنا ان خواتین کے لیے چیلنجز پیدا کر سکتا ہے جو ان توقعات پر پورا نہیں اترتی ہیں۔ اور پھر یہ کمی کا احساس اتھارٹیز کی نظر میں ملازم کی عزت بھی کم کرتا ہے اور ساتھ ہی ملازم کے دل میں بھی حسد و بغض پیدا کرتا ہے۔⁽⁵⁾

2۔ جائے ملازمت پر خواتین کو رفقائے خواتین سے درپیش تحدیات

جائے ملازمت پر درپیش تحدیات کی نشاندہی کے حوالے سے شرکاء خواتین نے اپنی رفقائے طرف سے سب سے بڑا چیلنج غیر صحت مند مقابلے کو قرار دیا۔ یعنی اداروں میں بلاوجہ کے مقابلہ و مسابقت کا ماحول خواتین کے آپس کے تعلقات کی خرابی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ ایک ساتھ رہتے ہوئے جہاں ان میں باہم محبت و ہمدی اور احترام کے جذبات پیدا ہونے چاہیے وہیں اس غیر صحت مند اور غیر ضروری مقابلہ و مسابقت کی فضا آپس میں محبت و احترام کی جگہ ایک دوسرے کے لیے بغض و حسد کو جنم دینے کا ذریعہ بنتی ہے۔ اسی تناظر میں بعض خواتین نے یہ بھی بیان کیا کہ ان کی رفقائے خواتین ان کے لیے معاون نہیں ہیں۔ یہاں تک کہ اگر کوئی مشکل وقت بھی آجائے تب بھی ساتھی مدد نہیں کرتے۔ جب کہ اصولاً تو یہ ہونا چاہیے کہ ایک ساتھ رہتے ہوئے آپس میں ایک دوسرے کے خوشی و غم میں برابر کی شمولیت ہونی چاہیے۔ مگر کچھ شرکاء اسکی شدید کمی کا اظہار کرتے ہوئے نہایت افسوس سے یہ بتایا کہ اکثر مشکلات میں انہیں اکیلا چھوڑ کے سب اس بات کے منتظر ہوتے ہیں کہ کب یہ ہمارے پاس مدد مانگنے آئے اور پھر ہم اس پہ احسانات جتلائیں، یا اس کی باتوں کو دہرا کے شر مندہ کر کے واپس بھیجیں۔ بہت سی شرکاء خواتین نے اس بات کا اظہار

کیا کہ اداروں میں اگر ہم اپنی طرف سے کوئی مثبت تبدیلی لانے کی کوشش کریں یا اس کے لیے تجویز دیں۔ تو بہت بار ہماری تجویز کو صرف اس لیے رد کر دیا جاتا ہے کہ کہیں یہ بات آگے جا کے حکام بالا کے لیے پسندیدگی کا ذریعہ نہ بن جائے۔⁽⁶⁾

3۔ انتظامی عہدوں پر فائز خواتین کو خواتین سے درپیش تحدیات:

انتظامی عہدوں پر فائز خواتین کی تحدیات معلوم کرنے کے لیے انٹرویوز بذریعہ ٹیلی فون کئے گئے جن میں شرکاء کی اجازت سے ان کے دیئے گئے وقت پر انہیں فون کر کے ان کی آراء کو نوٹ کیا گیا۔ یہ ٹیلی فون کالز ریکارڈ کی گئیں اور شرکاء کو دوبارہ سنوا کر مواد کی تصدیق لی گئی۔ ان کی اجازت کے بعد ان کے انٹرویوز کے نتائج اس مقالہ میں پیش کئے گئے ہیں۔ انٹرویوز کے نتیجے میں انتظامی عہدوں پر فائز خواتین کو درپیش چیلنجز کو ذیل میں بیان کیا جا رہا ہے۔ زیادہ تر منتظم خواتین نے اپنی خواتین، ہم منصبوں کے ساتھ مسابقت کے شدید احساس کو نوٹ کیا، جو کہ کیریئر کی ترقی کے لیے اہم باہمی تعاون کے جذبے کو ممکنہ طور پر روکتا ہے۔⁽⁷⁾ اسی طرح کچھ خواتین نے گروپ بندی کی نشاندہی بھی کی۔ ان کے مطابق ان کی ہم منصب خواتین ان کی اچھی کارکردگی سے حسد کی وجہ سے گروپ بنا کر ان کے کام میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اسی طرح ان کی ماتحت خواتین بھی گروپ بنا کر انہیں زچ کرتی ہیں تاکہ ان سے کام لیتے ہوئے محتاط رویہ اختیار کیا جاسکے۔ اسی طرح بسا اوقات کامیابیاں دوستی کو فروغ دینے کے بجائے، خواتین منتظمین میں حسد یا حسد کے جذبات کو جنم دیتی ہیں۔ اور بہت باریہ جذبات کشیدگی کا ذریعہ بنتے ہیں،⁽⁸⁾ خ جو خواتین ساتھیوں میں منفی جذبات بڑھانے کا ذریعہ بنتے ہیں۔

خواتین منتظمین کے مطابق کام سے بچنے یا تنگ کرنے کے لئے مختلف نوع کی افواہیں پھیلانی جاتی ہیں تاکہ ان کو ذہنی و جسمانی دباؤ میں لایا جاسکے۔ ایسے واقعات کی اطلاع دی گئی جہاں گپ شپ نے نہ صرف ذاتی ساکھ کو متاثر کیا بلکہ خواتین ساتھیوں کے درمیان کام کرنے والے تعلقات کو بھی متاثر کیا، ممکنہ طور پر موجودہ چیلنجوں کو بڑھایا۔⁽⁹⁾ نہ صرف حصول قیادت کے لئے خواتین میں سرد جنگ جاری رہتی ہے بلکہ قیادت کے انداز پر بھی اختلافات پائے جاتے ہیں جس سے خواتین منتظمین کی قیادت میں مجموعی ہم آہنگی متاثر ہوئی۔⁽¹⁰⁾ بعض خواتین منتظمین نے اپنی خواتین ساتھیوں کی جانب سے تعاون کی کمی کے احساس کا اظہار کیا۔ یہ جذبہ ملازمت کے اطمینان اور کام کی جگہ کے مجموعی حوصلے کو متاثر کر سکتا ہے۔⁽¹¹⁾ ایک خاتون نے خواتین ساتھیوں کے ساتھ بھروسہ مندانہ تعلقات قائم کرنے میں دشواریوں کا حوالہ دیا، جو مؤثر تعاون میں رکاوٹ ہیں اور ممکنہ طور پر مشترکہ منصوبوں کی کامیابی کو متاثر کرتے ہیں۔⁽¹²⁾

جب ان تمام خواتین سے پوچھا گیا کہ انتظامی عہدوں پر فائز خواتین کو درپیش تحدیات کے اسباب کیا ہو سکتے ہیں تو سب کے مجموعی جوابات کا خلاصہ یہاں پیش کیا جاتا ہے:

رقابت: معاشی اور سماجی میدانوں میں کبھی کبھار رقابت کی وجہ سے خواتین دوسری خواتین کو تعاون کرنے سے گریز کر سکتی ہیں۔

گھریلو ماحول: بعض اوقات خواتین ایسے ماحول سے تعلق رکھتی ہیں جس میں دوسروں سے تعاون کو اپنی کمزوری سمجھا جاتا ہے۔ اپنی اکثر قائم رکھنے کے لئے دکھاوے کے طور پر دوسروں کو تنگ کیا جاتا ہے۔

کاہلی و سستی: اپنی سستی، کمزوری اور کام سے جی چرانے کی عادت کی وجہ سے بھی انتظامی عہدوں پر فائز خواتین سے عدم تعاون کیا جاتا ہے۔

گھریلو مصروفیات: گھریلو مصروفیات کی وجہ سے بھی بعض اوقات کام کی جگہ کو اہمیت نہیں دی جاتی۔

تربیتی مسائل: تربیتی عمل کی کمی کی وجہ سے کچھ خواتین کام کی جگہ پر مسائل کا باعث بنتی ہیں۔

ترقی پسند خواتین کا رویہ: کبھی کبھار ترقی پسند خواتین اپنی ترقی کی راہ میں دوسری خواتین کو اہمیت دینا پسند نہیں ہوتا۔ الغرض متعدد وجوہات کی بنیاد پر اکثر خواتین انتظامی معاملات میں دوسری خواتین کے ساتھ تعاون نہیں کرتیں، خواتین کی انتظامی زندگی میں دوسری خواتین کی جانب سے عدم تعاون کی بہت سی وجوہات ہیں جس بنا پر خواتین کو تحدیات کا سامنا ہے جس میں سے حسد، بغض، سرفہرست ہیں اس کے علاوہ جو خواتین ملازمت کرتی ہیں، ان کو دوسری خواتین کی جانب سے تنقید کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

4۔ ملازمت پیشہ خواتین کو خواتین سربراہان ادارہ کی طرف سے تحدیات

موجودہ دور میں خواتین نے ہر شعبے میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے۔ وہ تعلیم، صحت، سیاست اور کاروبار سمیت ہر شعبے میں اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کر رہی ہیں۔ لیکن خواتین کی زندگی کے ہر شعبے میں ترقی و اہم کردار کے باوجود ملازمت پیشہ خواتین کو اب بھی کئی طرح کی تحدیات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، خاص طور پر جب وہ اداروں میں خواتین سربراہان کی قیادت میں کام کرتی ہیں۔ خواتین کو کام اور گھر کی ذمہ داریوں کے درمیان توازن برقرار رکھنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے، خاص طور پر جب ان کے بچے چھوٹے ہوں یا ان کے خاندانوں کی دیکھ بھال کرنے کی ذمہ داری ان پر ہو۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ جنسی امتیاز اور ہرسانی کسی بھی کام کی جگہ پر موجود ہو سکتی ہے، چاہے سربراہ خود خاتون ہی کیوں نہ ہو۔ ذیل میں وجوہات کو بیان کیا جا رہا ہے جو عموماً سربراہان کی جانب سے دوسری ملازمت پیشہ خواتین کے لیے تحدیات کا باعث بنتی ہیں۔

شرکاء نے خواتین ساتھیوں کے درمیان مسابقت کے واضح احساس کا اظہار کیا، بعض خواتین نے بتایا کہ ان کی منتظم خاتون رہنما اکثر خواتین کے عملے سے غیر معمولی طور پر بہت زیادہ توقعات رکھتی ہیں، جو مرد کے زیر تسلط ماحول میں قابلیت ثابت کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ شرکاء نے تناؤ، دباؤ، اور ان توقعات کو پورا کرنے یا اس سے تجاوز کرنے کی مستقل ضرورت کے جذبات کا اظہار کیا۔⁽¹³⁾ شرکاء کے کام کی جگہ پہ ہونے والے معاملات میں غیر اخلاقی اقدار کی ترویج کو بھی بیان کیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ انسان ہونے کے ناطے اگر ہم اپنی کسی مجبوری کے باعث اپنی ذمہ داری پوری نہ کر سکیں تو اس کے لیے ہم مجرم سمجھے جاتے ہیں۔ ہمیں اپنی وضاحتیں دینا پڑتی ہیں اور بسا اوقات ہمیں اسی وقت مجبور کیا جاتا ہے کہ ہم اپنا متبادل پیش کریں ورنہ ہم اپنی ڈیوٹی پوری کرنے کے بعد ہی نکل سکتے ہیں چاہے ہم کتنی بھی مشکل صورت حال سے گزر رہے ہوں۔ خاتون باس ایک مرد کے مقابلے میں کئی دفعہ زیادہ سنگ دل واقع ہوتی ہے۔⁽¹⁴⁾ کچھ خواتین نے یہ شکایت بھی کی کہ اکثر خواتین اپنے اختیارات کا ناجائز فائدہ اٹھاتی ہیں۔ وہ اپنے لیے قوانین کو ماننا ضروری نہیں سمجھتی اور اگر کوئی سٹاف ممبر کوئی معمولی سی بھی غلطی کرے تو وہ اس کے لیے جوابدہ ہوتا ہے۔ اپنے لیے اور اپنے پسندیدہ لوگوں کے لیے خصوصی مراعات ہوتی ہیں جبکہ باقی لوگوں کے ساتھ ناانصافی کی جاتی ہے۔ اپنے عہدے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ذاتی رنجشیں نبھائی جاتی ہیں۔⁽¹⁵⁾

اسلام میں ملازمت پیشہ خواتین کو خواتین سے درپیش تحدیات کے تدارک کی حکمت عملی

اسلام ایک اجتماعیت پسند دین ہے اور اہل ایمان کے اتحاد و اتفاق کو مطلوب قرار دیتا ہے۔ محض خارجی اتحاد کی نہیں، حقیقی اتحاد کی بنائمانی قلوب میں رکھتا ہے ان کو ایک اخوت اور برادری میں جوڑ دیتا ہے۔ اسلام نے اجتماعیت کی بنیاد ایمان، اور ایثار پر رکھی ہے ان بنیادوں پر معاشرہ استوار کرتا ہے۔ معاشرہ میں باہمی تعلقات کی خوشگوااری کے لئے اسلامی معاشرہ کے خصائص اور اصول و ضوابط کی جانب توجہ ضروری ہے۔ انسان اور حیوان میں فرق یہ ہے کہ حیوان، انسانی عقل و شعور سے محروم ہوتا ہے۔ اس کے بالمقابل انسان شعور و وجدان کی دولت سے مالا مال ہے عقل و دانشمندی انسان کا طرہ امتیاز ہے، خاص طور پر مسلمان کی شخصیت میں یہ امتیاز و تفوق دو بالا ہو جاتا ہے یہ حقیقت ہے کہ سماج و معاشرہ انسان کی ضرورت ہے۔

اسلام نے خواتین کو خواتین کی تحدیات سے بچانے کے لئے باقاعدہ تربیتی منہج مقرر کر کے اسے ایک مکمل اور جامع لائحہ عمل دے دیا اور اس لائحہ عمل کی تطبیق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی صورت میں عطا کر دی۔ قرآن عورت کی تربیت کس کس انداز سے کرتا ہے اور کہاں کہاں اس کے لئے راہیں متعین کرتا ہے۔ تربیت افراد میں قرآن کا طرز عمل انتہائی حد تک فطری اور نفسیات کے عین مطابق ہے۔ قرآن نے ہر دو اصناف

آدم مرد و عورت کی اپنے اپنے دائرہ عمل میں بہترین تربیت کی، اب ہم دیکھتے ہیں کہ وہ عورت کی تربیت کس نہج پر کرتا ہے۔ کیونکہ وہ انداز گفتگو سے لے کر ہر طرح کے معاملات میں قدم قدم پر اس کی اصلاح کرتا ہے۔ اس کی راہنمائی کرتا ہے۔ اس کی سوچ و فکر کی تنقیف کرتا ہے۔ اس کے کردار و افعال کی حفاظت کرتا ہے۔ اسے شر و آفات سے تحفظ فراہم کرتا ہے۔

1۔ عقائد کی ثقافت:

انسان کا ہر عمل اس کے عقیدے سے پھوٹتا ہے۔ اسی وجہ سے قرآن کی سب سے پہلی کوششیں عقائد کی صفائی ہے۔ اس لئے وہ عورت سے بھی سب سے پہلا عہد یہی لیتا ہے کہ:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيَنَّكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعْنَهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهُ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (16)

اے نبی! جب مومن عورتیں آپ کے پاس (اس لئے) آئیں کہ وہ آپ سے اس چیز پر بیعت کریں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی، اور چوری نہیں کریں گی، اور زنا نہیں کریں گی، اور اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی اور کوئی ایسا بہتان نہیں باندھیں گی کہ جسے وہ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان سے گھڑ کے لے آئیں، اور کسی نیکی کے کام میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی، تو آپ انہیں بیعت کر لیں، اور ان کیلئے اللہ سے بخشش مانگیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔

جب عقیدہ توحید راسخ ہو جائے تو باقی معاملات خود بخود درست ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے نبی ﷺ بھی قبول اسلام کے ضمن میں پہلا عہد عقیدہ توحید پر لیتے تھے۔⁽¹⁷⁾ کیونکہ یہی وہ بنیاد ہے جو معاشرے کو درست سمت عطا کرتی ہے۔ اس کے بعد معاملات کی طرف قدم بڑھایا جاتا ہے۔ اس کا اظہار اجتنب عن السرقة کی بیعت سے ہوتا ہے۔ اس کے بعد چوری اور زنا سے اجتنب کا عہد لیا جاتا ہے تاکہ معاشرہ ہر قسم کے فساد سے پاک ہو جائے۔ بہتان تراشی معاشرتی روابط کو نقصان پہنچانے والا فعل ہے۔ بہتان تراشی چونکہ ایک گھناؤنا جرم ہے اسلئے اسلام نے اسے کبار میں شامل کر کے شدید نفرت دلائی ہے اور کھلے الفاظ میں کہہ دیا کہ:

وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ (18)

ان عقائد و معاملات پر ان سے عہد لینے کے بعد قرآن تربیت کے مزید مدارج طے کرواتا ہے۔ اسے ایک سنجیدہ انداز زندگی عطا کرتا ہے۔ تاکہ وہ لوگوں کے ساتھ تعلقات کے قیام میں محتاط رہے۔ کیونکہ اسے معاشرے میں اپنی بقا کیلئے لوگوں سے کسی نہ کسی مقام پر ضرور آمناسامنا کرنا پڑتا ہے۔ اسی وجہ سے اسلام شروع سے ہی عقائد و معاملات کی تطہیر اس انداز میں کر دیتا ہے کہ ہر فرد معاشرے کی تعمیر میں حصہ دار بنے اور معاشرتی تعلقات کے بگاڑ کا باعث نہ بنے۔

2۔ باہمی احترام:

قرآن و سنت کی تعلیمات ہمیں محبت و ہمدردی اور احترام انسانیت سکھاتیں ہیں۔ احادیث میں دوسروں کی جان کے ساتھ ساتھ عزت و آبرو کو بھی مکرم قرار دیا گیا ہے۔ دوسروں کی تضحک کا کسی دوسرے کے پاس کوئی حق نہیں۔ نہ مذاق میں ہی سنجیدگی میں۔ دوسروں پہ الزام لگانا اتنا بڑا جرم قرار دیا کہ اس کی سزا قرآن میں بیان کر دی۔ نیکی میں عروج کے لیے لازم قرار دیا کہ جب تک دوسروں کے لیے اپنی محبوب شے خرچ نہ کر دو، تب تک ممکن نہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الْأَسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (19)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، کوئی قوم دوسرے لوگوں کا مذاق نہ اڑائے، شاید وہ ان سے بہتر ہوں، اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں، شاید وہ ان سے بہتر ہوں۔ اور ایک دوسرے کی توہین نہ کرو اور ایک دوسرے کو [جارحانہ] القاب سے نہ پکارو۔"

ایک موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہی نہ چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے۔⁽²⁰⁾ نبی ﷺ نے تکمیل ایمان کے لیے مومن بھائی کی پسند کا خیال رکھنا یا اس کے کو اپنی محبوب چیز عطیہ کرنا۔ جو تعلقات باہمی احترام پر قائم ہوں ان کے نتیجے میں معاشرے میں امن و سکون کی فضا قائم ہوتی ہے۔ پر امن بقائے باہمی کا قیام معاشرے کی اولیں ضرورت ہوتی ہے۔

3۔ تعاون:

قرآن پاک کی تعلیمات ہمیں ایک دوسرے بغض و نفرت کی بجائے محبت و احترام اور ہمدردی و تعاون کا درس دیتی ہیں اسلامی تعلیمات میں اپنے مومن بھائی کی مدد کا حکم ہے چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ. وَلَا تَعَاوُنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (21)

اور تم نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کیا کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون مت کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، یقیناً اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے

ایک موقع پہ نبی ﷺ نے فرمایا حدیث: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر وہ مظلوم ہو تو اس کی مدد کرنا ٹھیک ہے لیکن اگر وہ ظالم ہو تو ہم اس کی مدد کیسے کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے دوسروں پر ظلم کرنے سے روکنا۔⁽²²⁾ حدیث مبارکہ کی رو سے اپنے مسلمان بھائی کی مدد ہر حال میں لازم ہے۔ اگر تو مظلوم ہے تو ظلم کے خلاف اس کی مدد کرنا اور اگر ظالم ہے تو ظلم سے روک کر۔ اپنے مسلمان بھائی کو کبھی بھی تنہا چھوڑنے کی اجازت نہیں ہے۔ اس لئے خواتین کی تربیت اس طرح کی جائے کہ وہ ایک دوسرے کی اصلاح کرنے والی ہوں۔ خیر کے کاموں میں ایک دوسرے کا اخلاص سے ہاتھ بٹائیں اور منکر سے دور رہیں۔

4۔ صحبت صالح:

ہر انسان اپنے دوست کا اثر قبول کرتا ہے۔ اس لئے خواتین کے لئے بھی یہی ہدایات ہیں کہ وہ اپنی اچھی ہم نشین کا انتخاب کریں۔ ان خواتین سے دوستی رکھی جائے جو نیک فطرت اور اچھائی کی طرف بلانے والی ہوں۔ قرآن و احادیث میں صحبت اور دوستی کو دین کی بنیادوں پہ استوار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے کہ جس نے اللہ کے لیے بضع و نفرت اور محبت و خلاص اللہ کے لیے ہو تو وہ کامل ایمان والا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ⁽²³⁾

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی اپنے دوست کے ایمان کی پیروی کرتا ہے، تو دیکھو کہ تم کس سے دوستی کرتے ہو۔ اس لئے ضروری ہے کہ خواتین نیک طینت خواتین کی صحبت اختیار کریں۔

5۔ تنازعات کا حل:

معاشرتی تعامل میں اختلافات کا رونما ہو جانا کوئی انوکھی بات نہیں۔ لیکن ان اختلافات کو ہوا دینا اور ان کو منفی رخ دینا کوئی مثبت عمل نہیں ہے۔ خواتین کا فرض ہے کہ اختلافات کی صورت میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کے تدارک کی تدابیر کریں۔ لڑائی جھگڑوں اور باہم تنازعات کی صورت میں قرآن و احادیث میں مذکور احکامات کے مطابق اپنے معاملات کو حل کرنے کا حکم دیا ہے قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

وَإِنْ طَائِفَتَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ (24)

اور اگر مومنوں میں سے دو گروہ آپس میں لڑیں تو دونوں کے درمیان صلح کرادو، لیکن اگر ان میں سے ایک دوسرے پر ظلم کرے تو ظلم کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو، بلکہ اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو۔ (25)

اسلام خوشگوار ماحول کی تکمیل کے لیے باہم محبت و ہمدردی، عدل و احسان اور ایثار و قربانی کے جذبات کو فروغ دینے کا حکم دیتا ہے۔ ایک موقع پہ نبی ﷺ نے مومنین کے باہم رشتے کو واضح کرتے ہوئے فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومنین آپس میں رحم دلی، ہمدردی اور ہمدردی میں ایک جسم کی طرح ہوتے ہیں، جب جسم کے ایک حصے کو تکلیف ہوتی ہے تو پورا جسم درد محسوس کرتا ہے۔ (26)

اس حدیث مبارکہ میں مومنین کی باہم محبت و ہمدردی کو کو ایک جسم سے تشبیہ دی ہے کہ مومنین باہم ایک جسم کے اعضاء کی طرح ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہوتے ہیں۔ اگر جسم کا ایک اعضاء بھی درست حالت میں نہیں تو باقی تمام اعضاء بھی اس ایک عضو کی وجہ سے اپنے فرائض بخوبی انجام نہیں دے سکیں گے۔

6۔ غیبت سے پرہیز:

قرآن پاک و احادیث مبارکہ میں غیبت کو گناہ کبیرہ قرار دیا گیا ہے۔ غیبت سے مراد اپنے مسلمان بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی وہ برائی بیان کرنا جو اس میں موجود ہو اور سامنے کرنے پہ اس کو بری لگے اور اس کی معافی کے لیے معافی مانگنے کو لازم قرار دیا۔ احادیث مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ غیبت کو زنا سے بھی بڑا گناہ سمجھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الْأَسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبَ بَعْضُكُم بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ (27)

اے ایمان والو! مردوں کا کوئی گروہ دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائے ممکن ہے وہ لوگ اُن (مذاق اڑانے والوں) سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا (مذاق اڑائیں) ممکن ہے کہ وہ ان (مذاق اڑانے والیوں) سے بہتر ہوں اور آپس میں ایک دوسرے کو طعنہ نہ دیا کرو اور ایک دوسرے کو بُرے القاب کے ساتھ نہ پکارو ایمان کے بعد فسق بہت بُرا نام ہے اور جو لوگ (اس روش سے) توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔ اے ایمان والو! بدگمانی سے بہت زیادہ بچو بے شک بعض گمان گناہ ہیں اور نہ (کسی کے متعلق) جاسوسی کرو اور نہ ایک دوسرے کی غیبت کرو کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرے گا کہ وہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے پس اس سے تو تم (انتہائی) نفرت کرتے ہو اور اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو بے شک اللہ بہت توبہ قبول فرمانے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

ایک موقع پر نبی ﷺ نے فرمایا حدیث: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور نہ ان کے عیب تلاش کرو، کیونکہ جو ان کے عیب تلاش کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے عیب تلاش کرے گا، اور جب اللہ تعالیٰ کسی کے عیب تلاش کرے گا تو اس کو بے نقاب کرے گا۔ وہ اپنے گھر کی گہرائی میں ہو۔⁽²⁸⁾ قرآن و حدیث میں غیبت کی مذمت کی گئی ہے لہذا کوشش کرنی چاہیے کہ اپنی مومنہ بہن کی غیبت سے بچا جائے۔ اس کے معاشرے پہ بہت مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔

7۔ تواضع و انکساری:

حسن معاشرت کی صفات میں سے سب سے ہم صفت تواضع و انکساری ہے، یعنی ہر شخص مقبولیت کا متمنی نہ رہے اور دل سے اپنے آپ کو کم تر سمجھتا رہے، ہر وقت عاجزی کا مظاہرہ کرتا رہے، قرآن کریم میں رحمن کے خاص بندوں کی صفات بیان کرتے ہوئے سب سے پہلی صفت یہی بیان کی گئی کہ ان کی چال ڈھال سے تواضع اور عاجزی کی شان نمایاں ہوتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا⁽²⁹⁾

"اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب ان سے جاہل لوگ بات کرتے ہیں تو وہ سلام کہتے ہیں"

نبی کریم ﷺ کی زندگی میں خاص کر تواضع اور انکساری کی اعلیٰ ترین مثالیں ملتی ہیں، حضرت عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ زمین پر بیٹھ جاتے، زمین پر بیٹھ کر کھانا نوش فرماتے اور بکریوں کو خود باندھتے، اور غلام کی

دعوت بھی قبول فرمالیتے۔ الغرض آقا کریم (ﷺ) نے اپنے اقوال اور افعال و اعمال سے ہمیں تواضع و حسن معاشرت کا درس دیا ہے۔ اسی طرح اگر سربراہ ادارہ اپنے ماتحتوں سے تواضع اور انکساری سے پیش آئے تو ادارے کا ماحول زیادہ پر امن اور کام کے لیے سازگار ہو جائے گا۔

8۔ عفو و درگزر:

عمومی معاشرتی تعامل میں اور کام کی جگہ پر عفو و درگزر اور بردباری بہترین صفت ہے۔ جائے کار پر ساتھی خواتین سے حسن سلوک، ان کے رویوں کو برداشت کرنا اور ایک دوسرے کی خامیوں کو درگزر کرنا بھی لازم ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ عفو و درگزر سے انسان کی عزت اور سربلندی میں اضافہ فرماتا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ برائی کا بدلہ برائی سے نہ دیتے تھے بل کہ عفو و درگزر سے کام لیتے تھے۔ آپ ﷺ کی عادت شریفہ کسی کو برا بھلا کہنے کی نہیں تھی، آپ برائی کے بدلے میں کسی کے ساتھ برائی نہیں کرتے بلکہ اسے معاف فرمادیتے تھے۔⁽³⁰⁾

9۔ نرم مزاجی:

جو شخص سختی اور تلخی کے بجائے آرام، سکون اور پیار محبت سے کام یا بات کرے، وہ نرم مزاج کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ (31)

اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور وہ تم پر سختی نہیں چاہتا۔

رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں:

احب الاديان الى الله الحنيفية المسمحة (32)

اللہ کے ہاں بہترین دین وہ ہے جس میں حنیفیت ہو اور آسانی ہو۔

سید الانبیاء والمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے خوبصورت لہجے اور پاکیزہ انداز میں بھی اسی وجہ سے نہایت دلکشی اور نرمی سمائی ہوئی تھی۔ نرم روی کے ساتھ ساتھ اس طرح کے دوسرے معاون اوصاف یعنی عفو و درگزر، بردباری و تحمل مزاجی، ساحت و لطافت، چشم پوشی اور تالیف قلب سے بھی آپ متصف تھے۔ بندہ مومن ہر لحظہ اپنے قول و فعل سے داعی ہوتا ہے، لہذا اسے بھی نرم مزاجی اور خندہ پیشانی کے جوہر سے آراستہ ہونا چاہیے۔⁽³³⁾

10۔ خیر خواہی:

اچھے ہم نشین بننے کے لیے ضروری ہے کہ دوسروں کی عزت نفس کا خیال رکھا جائے، کسی قول یا عمل سے کسی بھی انسان کی تحقیر یا تذلیل نہ ہو، کسی کی دل شکنی نہ کی جائے۔ خیر خواہی دین کا امتیازی وصف ہے اس کے معنی نصیحت کے ہیں اس کا مفہوم یہ ہے کہ تعلق میں کھوٹ نہ ہو، آدمی اپنے بھائی کی بھلائی کی فکر غالب رہے۔ اگر خواتین و حضرات میں

یہ وصف پیدا ہو جائے کہ جو وہ اپنے نفس کے لئے پسند کرتا ہے وہ دوسروں کے لیے بھی پسند کرے تو معاشرہ امن و امان کا گہوارہ بنے گا اور مفسد کا شائبہ بھی نہ رہے گا باہمی تعلقات میں خوشگواہی خود بخود پیدا ہو جائے گی۔ بے اعتمادی اختلافات پیدا کرتی ہے ہر فرد دوسرے کو شک و تذبذب کی نگاہ سے دیکھتا ہے، جس سے کشیدگی عام ہو جاتی ہے، معاشرہ انتشار و خلفشار کا شکار ہو جاتا ہے اس کا امن و امان اضطراب میں تبدیل ہو جاتا ہے باہمی تعلقات کے استحکام کے لئے فرد کا دوسرے پر اعتماد کرنا اور اس کی قدر و قیمت کا احساس کرنا ضروری ہے۔ ان ضوابط کی روشنی میں معاشرہ زندگی بسر کرے اور اسلامی تعلیمات کا پاس و لحاظ رکھے تو معاشرہ میں خوشگواہی عام ہوگی اس میں تخیل و بردباری، ایثار و محبت، خیر خواہی اور تعاون، اور مرحمت و مواسات کا دور دورہ ہوگا اور معاشرہ سراپا خیر و برکت ہوگا، اس کے اثرات و نتائج پورے انسانی سماں پر پڑیں گے۔ مسلمانوں کی عملی زندگی پر نگاہ رکھنے والا انسان حق کے قریب آئے گا۔⁽³⁴⁾

نتائج بحث:

جائے کار پر خواتین کو بہت سے مسائل کا سامنا ہوتا ہے۔ کچھ مسائل کا تعلق مرد و رفقاء کار کے ساتھ ہے جب کہ بعض مسائل ساتھی خواتین کی طرف سے درپیش ہوتے ہیں۔ تحقیق کے نتائج نے یہ واضح کیا کہ خواتین کے مخصوص نفسیاتی رویوں کی وجہ سے رفقاء خواتین کو بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ حصول ملازمت سے لے کر ملازمت کی انجام دہی کے مختلف امور میں خواتین کو ساتھی خواتین سے تحدیات کا سامنا ہوتا ہے۔ خواتین کے غیر شعوری تعصبات ملازمت کے حصول اور کام کے دوران کارکردگی کو متاثر کرتے ہیں۔ شرکاء خواتین کی اکثریت اس بات پر یقین رکھتی تھی کہ اگر ملازمین کی تقرری کے اختیارات کسی خاتون کے پاس ہوں تو وہ خواتین امیدواروں سے امتیازی سلوک کرتی ہیں۔ ان تعصبات کے نتیجے میں خواتین ایک دوسرے کے ساتھ مسابقت کا جذبہ پیدا کر لیتی ہیں۔ خواتین میں مقابلہ و مسابقت کے جذبات مردوں کی نسبت زیادہ ہوتے ہیں اور کئی مواقع پر یہ جذبات شدت اختیار کرتے ہوئے جائے ملازمت پر ایک دوسرے کے خلاف نفرت و حسد کا ماحول پیدا کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ نفرت و حسد اور اس طرح کے کئی دیگر منفی عادات ملازمت کی جگہ کے ماحول اور ملازمین کے لیے خرابی کا باعث بنتی ہے۔ اسلامی تعلیمات انسانی تربیت میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اسلامی عقائد کی آبیاری اور اخلاقی اقدار کی عملداری سے خواتین کے اندر، برداشت، حوصلہ، رواداری، جیسے جذبات کو فروغ دیا جاتا ہے، جس سے جائے کار امن و سکون کی جگہ بن سکتی ہے۔ خاندان، تعلیمی اداروں اور معاشرے کا مجموعی کردار اہم ہے کہ وہ خواتین کی تعلیم و تربیت میں اپنا کردار ادا کرتے ہوئے ان میں مثبت جذبات فروغ دیں تاکہ وہ ایک دوسرے کے لیے باعث آزار بننے کی بجائے باعث نفع بن جائیں۔

حوالہ جات

- ¹ یاسر فاروق، حافظ مسعود قاسم، ڈاکٹر، ملازمت پیشہ خواتین کے مسائل اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کا حل۔ تحقیقی مطالعہ، البصیرہ، جلد 9، شمارہ 1، (2020): 273-24
- 2 - مسز سعد، ذاتی انٹرویو، (انٹرویو کنندہ: عائشہ رحمان) لیکچرر نواز شریف کالج سیالکوٹ، بتاریخ: 23 اگست 2023 دوپہر 12:30
- 3 - بنت عباس، ذاتی انٹرویو، (انٹرویو کنندہ: عائشہ رحمان) بتاریخ: 25 اگست 2023
- 4 - مسز سعد، ذاتی انٹرویو، (انٹرویو کنندہ: عائشہ رحمان) لیکچرر نواز شریف کالج سیالکوٹ، بتاریخ: 23 اگست 2023 دوپہر 12:30
- 5 - مسز کاشف، ذاتی انٹرویو، (انٹرویو کنندہ: عائشہ رحمان) لیکچرر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور بتاریخ: 24 اگست 2023 شام 7:00
- ⁶ بینیل ڈسکشن، منعقدہ گورنمنٹ علامہ اقبال کالج برائے خواتین، خادم علی روڈ، سیالکوٹ، بتاریخ: 17 جولائی 2023، بوقت 11 بجے دن
- 7 - مسز وسیم، ذاتی انٹرویو، (انٹرویو کنندہ: عائشہ رحمان) کینٹ بوڈ کالج سیالکوٹ، بتاریخ: 23 اگست 2023، بوقت دوپہر 12:30
- 8 - مسز غلام رسول، ذاتی انٹرویو، (انٹرویو کنندہ: عائشہ رحمان) بتاریخ: 22 جنوری 2023، شام 5:00
- 9 - بنت ارشد، ذاتی انٹرویو، (انٹرویو کنندہ: عائشہ رحمان) پرنسپل سلطان کالج سیالکوٹ، بتاریخ: 20 اکتوبر 2022، بوقت دوپہر 12:15
- 10 - بنت وحید، ذاتی انٹرویو، (انٹرویو کنندہ: عائشہ رحمان) پرنسپل شاداب گرلز کالج، بتاریخ: ستمبر 2023 بوقت، شام 6:30
- 11 - بنت ارشد، ذاتی انٹرویو، (انٹرویو کنندہ: عائشہ رحمان) پرنسپل سلطان کالج سیالکوٹ، بتاریخ: 20 اکتوبر 2022، بوقت دوپہر 12:15
- 12 - بنت منظور (انٹرویو کنندہ: عائشہ رحمان) پرنسپل روٹ سسٹم، سیالکوٹ، فون پہ انٹرویو، 12 جون 2023 دوپہر 12:00
- 13 - بنت مقبول ذاتی انٹرویو، 26 (انٹرویو کنندہ: عائشہ رحمان)، سٹاف نرس، سول ہسپتال، بتاریخ: 25 مئی، 2023
- 14 - مسز حبیب الرحمن، ذاتی انٹرویو، (انٹرویو کنندہ: عائشہ رحمان)، حبیب بینک، ضلع سیالکوٹ بتاریخ: 16 جون، 2023 بوقت سہ پہر 4:00
- 15 - مسز طاہر، ذاتی انٹرویو، (انٹرویو کنندہ: عائشہ رحمان)، پنجاب بینک، پیرس روڈ، بتاریخ: 24 جون 2023 بوقت صبح 11:00
- 16 الممتحنہ، (60): 12
- 17 -: الندوی، عبدالحلیم، مولانا، سیر الصحابیات (دارۃ اسلامیات: ۶/۱۱، انارکلی لاہور۔ پاکستان)
- 18 - ایضا
- 19 الحجرات، (49): 11
- 20 - بخاری، الصحيح، حب الرسول ﷺ من الایمان، 14:1
- 21 مائدہ، (5): 2
- 22 - بخاری، الصحيح، کتاب الظالم، رقم الحدیث: 2444
- 23 التوبہ، (9): 109
- 24 الحجرات، (49): 9
- 25 - مسند شہاب، رقم الحدیث: 939

- 26۔ بخاری، جلد 4، بابُ رَحْمَةِ النَّاسِ وَالْبَهَائِمِ، رقم الحديث: 6011
- 27۔ الحجرات، (49): 12
- 28۔ متفق علیہ، رواہ البخاری، 2077 رواہ المسلم، 6532
- 29۔ الفرقان، (25): 63
- 30۔ مدنی، کلیم اللہ، حافظ، تعمیر سیرت کے خطوط، زندگی نو، 40، شمارہ 7 (جولائی 2014ء): 13
- 31۔ سورہ البقرہ، (2): 185
- 32۔ النسائی، احمد بن شعیب۔ السنن (بیروت: موسسة الاعلیٰ للطبوعات، 1429ھ)، کتاب الایمان و شرائعہ، باب الدین یسر، رقم الحدیث: 5037۔
- 33۔ https://religion.asianindexing.com/index.php?title=AlEjaz_Research_Journal_of_Islamic_Studies_and_Humanities/ Accessed on dated 4-11-2023, time, 10: 15 am.
- 34۔ اصلاحی، امین احسن، سلامی معاشرے میں عورت کا مقام: ۸۷۔ (فاران فاؤنڈیشن۔ لاہور، پاکستان۔)